جمعرات | 3۔جولائی 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 145 | جمعرات 27 صفر المظفر 1418ھ 3 وفا 1376 ہش 3 جولائی 1997ء

اللہ پر بھروسہ کرنے والا سخت مصائب میں بھی مطمئن رہتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلی اور اطمینان پاتا ہے وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا۔ نہایت کار ایں مصیبت کا انجام یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تقدیر مبرم ہے تو موت آجاوے۔ لیکن اس سے کیا ہوا؟ دنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے ہی نہیں جہاں کوئی ہمیشہ رہے۔ آخر ایک دن اور وقت سب پر آتا ہے کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 392)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اسی طرح پر ایک نادان کہتا ہے کہ (۔) (کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے) اس کا مفہوم یہ ہے کہ گویا معاذ اللہ خدا بھوکا ہے۔ احمق نہیں سمجھتا کہ اس سے بھوکا ہونا کہاں سے نکلتا ہے؟ یہاں قرض کا مفہوم اصل تو یہ ہے کہ ایسی چیزیں جن کے واپس کرنے کا وعدہ ہوتا ہے ان کے ساتھ افلاس اپنی طرف سے لگا لیتا ہے۔ یہاں قرض سے مراد ہے کہ کون ہے جو خدا تعالیٰ کو اعمال صالحہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کی جزا اسے کئی گنا کر کے دیتا ہے۔ یہ خدا کی شان کے لائق ہے جو سلسلہ عبودیت کا ربوبیت کے ساتھ ہے۔ اس پر غور کرنے سے اس کا یہ مفہوم صاف سمجھ میں آتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ بدوں کسی نیکی ' دعا اور التجا اور بدوں تفرقہ کافر مومن کے ہر ایک کی پرورش فرما رہا ہے اور اپنی ربوبیت اور رحمانیت کے فیض سے سب کو فیض پہنچا رہا ہے۔ پھر وہ کسی کی نیکیوں کو کب ضائع کرے گا؟ اس کی شان تو یہ ہے (۔) جو ذرہ بھی نیکی کرے اس کا بھی اجر دیتا ہے اور جو ذرہ بدی کرے گا۔ اس کی پاداش بھی ملے گی۔ یہ ہے قرض کا اصل مفہوم جو اس آیت سے پایا جاتا ہے' چونکہ اصل مفہوم قرض کا اس سے پایا جاتا تھا۔ اس لئے یہی کہہ دیا (کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے) اور اس کی تفسیر اس (۔) میں موجود ہے۔ (جس نے ایک ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس کے نتیجہ کو دیکھ لے گا۔)

(ملفوظات جلد اول صفحہ 147)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبارک احمد صاحب (لندن) ابن مکرم فیض محمد صاحب صادق کو مورخہ 97-6-11 کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد اسلم صاحب جنجوعہ ہڈرز فیلڈ کی نواسی ہے۔ اور وقف نو میں شامل ہے۔
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم مقبول احمد صاحب حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 27- جون 1997ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام ارسلان احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم گلزار احمد صاحب وزیر آباد کا پوتا اور مکرم رانا افتخار احمد صاحب آف دینہ ضلع جہلم کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔
مکرم دین محمد صاحب ولد مکرم امام دین صاحب کوٹ احمدیاں سندھ ' حال گرین ٹاؤن کراچی مورخہ 20 جون کو بقضائے الٰہی بعمر 92 سال کراچی میں وفات پا گئے۔ آپ مربی سلسلہ مکرم آصف طاہر صاحب کے دادا تھے۔ کراچی میں جنازہ مکرم عامر ارشاد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ 22- جون کو بیت المبارک میں بعد ظہر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی بعد تدفین مکرم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی موصوف کے بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

جنت اور دوزخ انسان کے اپنے ہاتھ میں ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ایک بادشاہ کے رات اور دن جب وہ اپنی حالت پر مطمئن نہیں ہوتا۔ انگاروں پر کٹتے ہیں لیکن ایک فقیر جس کے بدن پر کپڑا نہیں ہے وہ جب اپنی حالت پر مطمئن ہوتا ہے تو وہ بادشاہ ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جنت اور دوزخ انسان کے اپنے ہاتھ میں ہے اور اپنے ہاتھ سے انسان ان دونوں کے دروازے کھولتا ہے۔ خود دوزخ کا دروازہ اپنے اوپر کھولتا اور پھر چیخ و پکار کرتا ہے۔ تم خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور حکمتوں پر غور کرو اور غور کرو کہ تمہیں تمام جہان کی مخلوق سے اعلیٰ بنایا ہے تو پھر تم کبھی نہیں کڑھ سکتے اور تمہاری زندگی خوشی کی زندگی ہو سکتی ہے یہ دوزخ تمہاری اپنی پیدا کردہ دوزخ ہے اور جنت بھی تمہاری اپنی پیدا کردہ۔ حدیث میں آتا ہے۔ ہر انسان جو پیدا ہوتا ہے اس کے لئے جنت میں بھی اور دوزخ میں بھی محل بنا ہوا ہوتا ہے۔ اس حدیث کا یہی مطلب ہے۔ دونوں محل موجود ہیں تیار کر کے بتا دیئے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتوں سے کام نہ لے کر اللہ تعالیٰ پر بدظنی کر کے دنیا میں زندگی بسر کرتا ہے تو وہ ہلاکت اور کفر کی زندگی ہے اور اگر وہ خدا تعالیٰ کے احسانات کو دیکھتا اور ان کی قدر کرتا ہے تو اس کے لئے وہی جنت ہے۔ نفس کے اندر جو خوشی پیدا ہوتی ہے۔ بیرونی خوشی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اگر اس کو آگ میں بھی ڈال دیا جائے تو وہ آگ بھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بعض دفعہ بیماریاں بھی خوشی کا موجب ہو جاتی ہیں۔ ایک عورت کو ایک بیماری تھی۔

باقی صفحہ 7 پر

میٹرک پاس طلبہ و طالبات کے لئے خوشخبری

○ میٹرک سائنس گریڈ اے میں پاس شدہ طلباء و طالبات جو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس مورخہ 10- جولائی 1997ء تک صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچا دیں۔
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کوئی بدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

3- وفا 1376 ھش 3- جولائی 1997ء

خدا تعالیٰ کی معرفت کی لذت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لذت کیا ہے؟ ایک سرور کی کیفیت جو انسان محسوس تو کرتا ہے لیکن دوسروں کو محسوس نہیں کروا سکتا۔ وہ خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ اور مختلف طریقوں سے خوشی کا اظہار کرتا ہے اور اس طرح لوگوں کو یہ پتہ چلتا ہے کہ اسے لذت حاصل ہوئی ہے۔ لیکن وہ لذت کیا ہے' بذات خود وہ اس لذت کو دوسروں کے سامنے پیش نہیں کر سکتا۔ مثلاً ہماری زبان کچھ چکھتی ہے۔ اسے مزا آتا ہے۔ اسے لذت ملتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز چکھے جو اسے پسند نہ ہو اور جس سے اسے کوفت ہو۔ اسی طرح ہم کچھ سنتے ہیں تو ہمیں خوشی حاصل ہوتی ہے۔ ہمیں سرور حاصل ہوتا ہے۔ ہمیں لذت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن ہم دیگر طریقوں سے یہ تو بتا سکتے ہیں کہ ہمیں خوشی حاصل ہوئی ہے اور ہمیں لذت حاصل ہوئی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنی اس لذت کو دوسروں تک پہنچا نہیں سکتے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی آواز ہم سنیں کوئی شور ہم سنیں اور وہ ہمیں پسند نہ آئے اور اس سے ہمیں کوفت ہو۔ ہم اپنی اس کوفت کو بھی آسانی سے دوسروں میں منتقل نہیں کر سکتے۔ اس بات کا امکان ہے کہ ایک اور شخص جو یہی آواز یہی شور سنتا ہے اسے کوفت نہیں ہوتی۔ ہمیں جو کوفت ہوتی ہے ہم اس کو اس شخص تک پہنچا نہیں سکتے۔ یا ہم کچھ سونگھتے ہیں تو اچھی چیز ہو تو اسے خوشبو کہتے ہیں بری ہو تو بدبو کہتے ہیں۔ یہ ہمارے اپنے اندر کا احساس ہے۔ ہم اس خوشبو کو یا اس بدبو کے احساس کو کسی تک پہنچا نہیں سکتے۔

پس لذت ایک ایسی چیز ہے جو انفرادی طور پر ہمیں حاصل تو ہوتی ہے۔ اسی طرح کوفت بھی ایسی چیز ہے جو ہمیں حاصل ہوتی ہے' ہم محسوس کرتے ہیں اور اس کا کئی طریق پر اظہار کرتے ہیں۔ الفاظ میں بھی کرتے ہیں۔ اشاروں میں بھی کرتے ہیں لیکن یہ ممکن نہیں کہ ہم اپنی اس کیفیت کو اسی طرح کسی دوسرے شخص میں منتقل کر دیں۔ جسے ہم اچھی چیز سمجھتے ہیں اور دوسروں کے لئے بری بھی ہو سکتی ہے۔ گویا کہ جو بات ہمارے لئے لذت کا باعث ہو وہ کسی اور شخص کے لئے کوفت کا باعث بھی ہو سکتی ہے۔ پھر لذت کے متعلق یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ دنیاوی امور میں کوئی لذت ایسی نہیں جو ہمیشہ قائم رہے۔ ہم اسے یاد تو رکھ سکتے ہیں۔ ہمیں پرانی آوازیں یاد آتی ہیں ہمیں پرانی خوشبوئیں یاد آتی ہیں تو ایک لطف آتا ہے لیکن یہ سب چیزیں اپنے اپنے وقت پر ہمارے سامنے آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ ان کا تسلسل جاری نہیں رہتا۔ اور چونکہ ان کا تسلسل جاری نہیں رہتا۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ چیزیں عارضی ہیں اور فانی ہیں۔ جو لوگ صرف انہی چیزوں کو جانتے ہیں وہ اس لذت سے محروم ہیں جو لافانی ہے۔ اور وہ لذت ہے خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا۔ ہر وہ شخص جس کا تعلق خدا تعالیٰ سے قائم ہو جاتا ہے کبھی نہیں ٹوٹتا۔ اور کبھی نہ ٹوٹنے والا یہ تعلق اس کے لئے ایک دائمی لذت بن جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے اس دنیا کی لذتوں سے مسرور ہونے والے لوگ اس لذت کو جو خدا تعالیٰ کے تعلق سے ملتی ہے پہچان نہیں سکتے۔ ہمیں یاد ہے کہ ایک شخص کو جب یہ بتایا گیا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے تو اس نے کہا کہ کتنے مربع زمین اللہ کا فضل ہے گویا اس کے لئے سرور اور لذت اور خوشی کا باعث صرف اور صرف زمین کا حصول' جائیداد کا حصول' مال و دولت کا حصول تھا۔ اسے یہ خیال ہی نہیں آیا کہ اس کے علاوہ بھی ایک لذت ہے اور وہ لذت ہے خدا تعالیٰ سے تعلق کی۔ اگرچہ اس لذت کو جیسا کہ ہم نے کہا ہے کسی طرح بھی دوسروں تک تو نہیں پہنچایا جا سکتا۔ لیکن اظہار ضرور کیا جا سکتا ہے۔ اور دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اگر لذت اچھی چیز ہے تو اچھی لذت کیوں نہ حاصل کی جائے۔ ایسی لذت جو لافانی ہے ایسی لذت جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتی ہے۔ ایسی لذت جو ہمیں چھوڑ کر نہیں جاتی۔ ایک دفعہ ملنی شروع ہو جائے تو ملتی ہی رہتی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"دنیا اور دنیا کی خوشیوں کی حقیقت لہو و لعب سے زیادہ نہیں۔ عارضی اور چند روزہ ہیں۔ اور ان خوشیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا سے دور جا پڑتا ہے مگر خدا کی معرفت میں جو لذت ہے وہ ایک ایسی چیز ہے کہ جو نہ آنکھوں نے دیکھی۔ نہ کانوں نے سنی نہ کسی اور حس نے اس کو محسوس کیا ہے۔ وہ ایک چیر کر نکل جانے والی چیز ہے۔ ہر آن ایک نئی راحت اس سے پیدا ہوتی ہے جو پہلے نہیں دیکھی ہوتی۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان کا ایک خاص تعلق ہے۔ اہل عرفان لوگوں نے بشریت اور ربوبیت کے جوڑ پر بہت لطیف بحثیں کی ہیں۔ اگر بچے کا منہ پتھر سے لگائیں تو کیا کوئی دانش مند خیال کر سکتا ہے کہ اس پتھر میں سے دودھ نکل آئے گا۔ اور بچہ سیر ہو جائے گا۔ ہر گز نہیں۔ اسی طرح پر جب تک انسان خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہیں گرتا' اس کی روح ہمہ نیستی ہو کر ربوبیت سے تعلق پیدا نہیں کر سکتی اور نہیں کرتی جب تک کہ وہ عدم یا مشابہ بالعدم نہ ہو' کیونکہ ربوبیت اسی کو چاہتی ہے۔ اس وقت تک وہ روحانی دودھ سے پرورش نہیں پا سکتا۔

لہو میں کھانے پینے کی تمام لذتیں شامل ہیں۔ ان کا انجام دیکھو کہ بجز کثافت کے اور کیا ہے۔ زینت' سواری' عمدہ مکانات پر فخر کرنا یا حکومت و خاندان پر فخر کرنا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ بالآخر اس سے ایک قسم کی حقارت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو رنج دیتی اور طبیعت کو افسردہ اور بے چین کر دیتی ہے"

گویا کہ سب سے پہلی اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ جو لذات دنیوی امور میں ملتی ہیں وہ فانی ہیں۔ آنی جانی ہیں۔ اور جب چلی جاتی ہیں تو دل کو رنج ہوتا ہے۔ کوفت ہوتی ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ جو اچھا وقت گزرا ہو اس کی یاد انسان کو پریشان کرتی ہے اور جو برا وقت گزرا ہو وہ ایک سرور پیدا کرتا ہے۔ بہر حال مطلب یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے۔ تو اس کی لذت ہمیشہ رہنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اس لذت کو دوسروں تک تو نہیں پہنچا سکے گا لیکن یہ تو ہو سکتا ہے کہ دوسرے بھی اسی طرح کی زندگی بسر کرتے ہوئے وہ لذت حاصل کر لیں۔ خدا تعالیٰ سے حاصل ہونے والی لذت کوئی محدود چیز تو نہیں۔ یہ تو بہت وسیع ہے اور اتنی وسیع ہے کہ اس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ساری دنیا یہ لذت حاصل کرنے لگے تو اس لذت میں کوئی کمی نہیں آتی۔

پس آیئے ہم دنیوی لذات کے پیچھے بھاگنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی معرفت کی لذت حاصل کریں۔ تاکہ یہ لذت ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔ ہمیں کبھی چھوڑ کر نہ جائے۔ اس کا مزا کبھی پھیکا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

تُو چٹکی میں لے لے تو ذرّے بھی زر و جواہر
روشن روشن باہر انکا روشن روشن اندر
بھیگی بھیگی راتیں اُجلی' نور کے دھارے بہتے
اس جھولی میں آ گرتے ہیں مہر و ماہ و اختر
یہ قسمت کی روشن راہیں مانگ رہا ہوں تجھ سے
ایک حقیر سا بندہ ہوں مَیں اور بہت ہی احقر

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:-

آپ نے وہ واقعہ تو سنا ہی ہوگا کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ شکار کھیلنے گیا اور راستہ بھٹک گیا اور صحرا میں ایک چھوٹا سا نخلستان یا باغ تھا اس میں پہنچ گیا۔ شدید گرمی کا موسم تھا۔ مالی کی بیٹی باغ کی دیکھ بھال کر رہی تھی۔ بادشاہ نے کہا مجھے شدید پیاس لگی ہے۔ لڑکی نے کہا تشریف رکھیں میں ابھی آپ کے لئے رس نکالتی ہوں۔ چنانچہ اس نے کچھ پھل توڑے اور اس کے سامنے ان کا رس نکال کر اس کو پیش کیا۔ پھل کے تین یا چار دانوں سے وہ گلاس بھر گیا۔ جب بادشاہ نے وہ گلاس پی لیا تو اسی دوران اس نے حساب کرنا شروع کیا ہوا تھا۔ اس نے خیال کیا کہ اس باغ میں فی درخت اتنے پھل ہیں۔ تین چار پھلوں کے رس سے ایک گلاس بھر گیا ہے اگر ایک گلاس کی قیمت اتنی ہو تو اس باغ کی تو اتنی قیمت بنتی ہے جب کہ حکومت اس سے بہت ہی کم ٹیکس لے رہی ہے' اس حساب سے تو ایسے باغوں کا کم سے کم دس گناہ ٹیکس ہونا چاہئے۔ چنانچہ وہ یہ حساب کر رہا تھا اور لڑکی بیچاری پھل توڑ کر جوس بنا بنا کر پیش کر رہی تھی۔ بادشاہ نے کہا۔ بیٹی! بہت اچھا جوس ہے مجھے ایک اور گلاس بنا کر دو۔ اس نے دوسرا گلاس بنانا شروع کیا تو پندرہ بیس پھل لگ گئے تب جا کر مشکل سے گلاس بھرا۔ بادشاہ نے بڑے تعجب سے پوچھا۔ بٹی۔ یہ کیا قصہ ہے۔ ابھی میں نے دیکھا تھا کہ تین چار پھلوں کے اندر ہی گلاس بھر گیا تھا۔ اب پندرہ بیس پھلوں سے بمشکل گلاس بھرا ہے۔ تو اس نے جواب دیا آپ جو بھی ہیں مگر میں آپ کو ایک بات بتاتی ہوں کہ ملک کی برکت کا انحصار بادشاہ کی نیت پر ہے۔ جب رعایا کے بارہ میں بادشاہوں کی نیتیں اچھی ہوں تو خدا تعالیٰ ملک کی فصلوں اور پھلوں میں بہت زیادہ برکت بخشتا ہے۔ لیکن جب بادشاہوں کی نیتیں بگڑ جائیں تو ملک کی ہر چیز پر نحوست طاری ہو جاتی ہے' ملک کی فصلیں بھی بگڑ جاتی ہیں اور پھل بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ اس بادشاہ کے لئے اس میں ایک گہرا سبق تھا جس نے اس کی زندگی اور اس کی سوچ میں ایک عظیم الشان انقلابی تبدیلی پیدا کر دی۔

پس بعض دفعہ بے برکتی کے نتیجہ میں بھی نیتوں کے فساد کا پتہ چلتا ہے۔ جب بھی کہیں عمومی بے برکتی نظر آئے گی تو اس کا سبب کوئی نہ کوئی رخنہ ہو گا یا ضرور کہیں نہ کہیں کوئی خرابی ہو گی۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ زیادہ تفصیل کے ساتھ چھان بین کی جائے تمام خدمت کرنے والے واقفین سے میں کہتا ہوں کہ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے کہ اپنے ہنر کے باوجود آپ نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے پیش کی تو اس نیکی اور اس قربانی سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں ورنہ اگر اس کے باوجود آپ نے دیانت داری سے کام نہ لیا اور یہ سمجھتے ہوئے کہ ہماری محنت ہے اس لئے ہمارا حق بنتا ہے کہ اس میں سے ہم جتنا چاہیں لیں' دوسرے ڈاکٹر لکھ پتی ہیں تو ہم کیوں غربت میں رہیں۔ اس طرح اگر اس نیت سے اپنے دل کو تسلی دیتے ہوئے کچھ روپیہ کا غبن شروع کیا تو آپ کی زندگی سے ساری برکتیں اٹھ جائیں گی۔ آپ کو وقف کا ایک کوڑی ثواب بھی نہیں ملے گا۔ بلکہ الٹا خدا کی پکڑ کے نیچے آجائیں گے۔

پس ایسے ڈاکٹر جو فیسوں کے معاملہ میں بددیانتی کر رہے ہوں۔ آدھی جیب میں ڈال لی اور آدھی حساب میں لکھی۔ یا ادویات کے معاملہ میں بددیانتی کر رہے ہوں یا اخراجات لکھنے کے معاملہ میں بددیانتی کر رہے ہوں (غرض کئی قسم کے امکانات اور احتمالات ہیں جن کے ذریعہ ڈاکٹر بددیانتی کر سکتا ہے) ایسے ڈاکٹروں سے میں کہتا ہوں کہ بہتر یہ ہے کہ وہ وقف چھوڑ کر باہر چلے جائیں کیونکہ جب خدا نے ان کو پاکیزہ رزق کمانے کی توفیق بخشی ہوئی ہے تو اسے حرام بنا کر کھانے کا فائدہ کیا ہے؟ یہ تو نہایت ہی بیوقوفوں والی بات ہے۔

یہ تو ویسی ہی بات ہے جیسے تقسیم ملک سے پہلے ایک دفعہ قادیان میں ہماری ایک بڑی باجی نے اپنی نوکرانی کے لئے کچھ کپڑے سلوائے اس بیچاری کو یہ پتہ نہیں تھا کہ وہ کپڑے اس کے لئے سلوائے گئے ہیں وہ یہ کپڑے چوری کر کے لے گئی۔ بعد میں جب وہ کسی اور چوری میں پکڑی گئی تو وہ کپڑے بھی بیچ میں سے نکل آئے۔ کیسی بیوقوفوں والی بات ہے۔ لیکن اس عورت کی بیوقوفی تو نا سمجھی میں ہوئی تھی اس کو پتہ نہیں تھا کہ یہ کپڑے بغیر چوری کے بھی اس کے لئے حلال تھے اسے ہی ملنے تھے۔ مگر وہ ڈاکٹر جو اپنی زندگی وقف کرتا ہے اس کو تو پتہ ہے کہ اگر وہ وقف نہ کرے تو یہی کمائی اس کے لئے حلال ہے وہ اس میں سے چندے دے اور دوسرے طریقوں سے جماعت کی خدمات کرے۔ وہ اپنا بھی گھر بھرے دوسروں کے بھی گھر بھرے اور بشاشت محسوس کرے۔ ایسا ڈاکٹر اس نوکر سے بہت زیادہ بیوقوف ہے جو یہ دیکھنے کے باوجود کہ حلال رستہ موجود ہے پھر بھی حرام کو اختیار کرتا ہے' اس طرح تو نہ اس کے وقف کی کوئی قیمت رہتی ہے اور نہ اس کے روپے کی کوئی قیمت رہتی ہے' اس کی ساری کمائی گندی ہو جاتی ہے۔

پس میں ایسے لوگوں کو اس کے سوا اور کوئی مشورہ نہیں دے سکتا کہ ان کو چاہئے کہ وہ ہسپتالوں کو چھوڑ دیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو اس سے بہتر ڈاکٹر مہیا فرمادے گا۔ یہ ناممکن ہے کہ سلسلہ کے کام رک جائیں۔ خدا نے اس بات کی ضمانت دے رکھی ہے کہ سلسلہ کے کام ہمیشہ جاری رہیں گے اور برکتوں کے ساتھ جاری رہیں گے اس لئے چند ڈاکٹر جن کے دل گندے ہو چکے ہیں ان کے بدلہ میں خدا ان سے زیادہ پاک ڈاکٹر مہیا فرما دے تو یہ سلسلہ کے لئے نقصان کا سودا کیسے ہو سکتا ہے اس لئے میں ایسے ڈاکٹروں سے کہتا ہوں کہ یا تو وہ اپنے اندر فوری طور پر تبدیلی پیدا کریں ورنہ محاسبہ کے وقت پھر ان کو جماعت سے بھی خارج کرنا پڑے گا۔ اور خدا نے جو سرزنش مقرر فرمائی ہے وہ ان کے اوپر جاری کرنی پڑے گی۔ لیکن نہ بھی پکڑے جائیں تب بھی یہ ان کے لئے بیوقوفی کا سودا ہے کہ حلال کمائی کے امکانات رکھتے ہوئے بھی بے وجہ حرام کی کمائی میں منہ مار رہے ہیں اور اپنے ہاتھوں کی حلال کمائی کو اپنے ہاتھوں سے حرام بنا بنا کر کھا رہے ہیں۔

یہ اتنی بڑی حماقت ہے کہ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایک باشعور انسان کیسے یہ حرکت کر سکتا ہے۔ لیکن کرنے والے کر بھی جاتے ہیں اس لئے جماعت کے افراد خواہ دینے والے ہوں یا خرچ کرنے والے دونوں پہلوؤں سے ہمیں تقویٰ کے معیار کو بلند کرنا چاہئے کیونکہ ہمارا اصل زاد راہ تقویٰ ہی ہے۔ اگر تقویٰ رہے گا تو (اللہ نے چاہا تو) دینے والوں کے اموال میں بھی بہت برکت ہو گی اور جو خرچ کے ذمہ دار بنائے گئے ہیں ان کے اموال میں بھی بہت برکت ہو گی۔ ان دونوں کے ذاتی اموال میں بھی برکت ہو گی اور جماعتی اموال میں بھی برکت ہو گی اور غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوں گی۔ یاد رکھیں خدا کی راہ میں کھلے دل کے ساتھ خرچ کرنے والے کبھی نقصان میں نہیں رہے۔ اور خدا کی راہ میں اس خیال سے ہاتھ روک کر خرچ کرنے والے کہ سلسلہ کے اموال ہیں ان میں زیادہ سے زیادہ احتیاط کی جائے وہ بھی کبھی نقصان میں نہیں رہتے۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت ان دونوں امور کی طرف متوجہ ہو گی۔

مجھے خصوصیت کے ساتھ اس وجہ سے یہ تحریک کرنے کی ضرورت پیش آ رہی ہے کہ احباب جماعت کے دلوں میں چندہ دینے کے لئے غیر معمولی فراخی عطا کی گئی ہے۔ پاکیزہ روحانی تبدیلیاں اس کثرت کے ساتھ نظر آ رہی ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے اور روح سربسجود ہو جاتی ہے۔ میں نے ایک تحریک کے بعد دوسری تحریک کر کے دیکھی' دوسری کے بعد تیسری اور پھر تیسری کے بعد چوتھی۔ چنانچہ ابھی پہلی تحریک کا حساب سمٹا نہیں ہوتا کہ دوسری تحریک شروع ہو جاتی ہے ہر تحریک پر جماعت حیرت انگیز طور پر توقع سے زیادہ قربانی کرتی چلی جا رہی ہے۔ یہ بات قابل رشک ہے لیکن تبھی قابل رشک ہے اگر اسے ہمیشہ کے لئے قابل رشک رکھا جائے اور اس کے ساتھ تقویٰ کے معیار کو اور بلند کیا جائے۔ دوسری طرف خرچ کرنے والے بھی کثرت سے استغفار کریں' خدا کا خوف دلوں پر طاری کریں اور کوشش کریں کہ محبت اور پیار کے ساتھ قربانی کرنے والوں کا ایک پیسہ بھی ضائع نہ ہو۔ ویسے اس قسم کے لوگوں کی کمی بھی نہیں ہے۔ جب میں جماعتی اموال کو خرچ کرتے وقت احتیاط کی بات کرتا ہوں تو کمزوروں کو پیش نظر رکھ کر بات کرتا ہوں ورنہ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ (اللہ معاف کرے) جماعت میں ایسے متقی موجود نہیں۔ جماعت میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جن کے متعلق مجھے فکر کرنی پڑتی ہے۔ وہ اپنے نفس پر جماعت کی خاطر اتنی کنجوسیاں کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنے حق بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کے متعلق کوئی اور بتا دے تو بتا دے۔ اس معاملہ میں ان کی زبان نہیں ہوتی۔ اس لئے مجھے فکر کر کے ان کی ضرورتوں پر نگاہ رکھنی پڑتی ہے کہ کہیں میری غفلت کی وجہ سے ان کو تکلیف نہ پہنچے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ جب انسان اپنے اندر کا نگران سخت کر دیتا ہے تو باہر سے شفیق دل بھی ان کے لئے پیدا کر دیتا ہے جو باہر سے ان کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ اپنا درد نہیں رکھتے تو خدا اور خدا کے فرشتے ان کا درد رکھتے ہیں اور خدا ان کے اموال میں بھی برکت بخشتا ہے۔

حضرت (بانی سلسلہ) نے حضرت داؤد علیہ السلام کا حوالہ دے کر لکھا ہے (اس کے علاوہ بعض اولیاء نے بھی کہا ہے) کہ خدا کی خاطر تقویٰ اختیار کرنے والوں اور خدا کی خاطر قربانی کرنے والوں کی سات نسلیں بھوکی نہیں مرتیں' برکت کا اتنا لمبا اثر ان پر چلتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) کے بھی اپنی جماعت کے ساتھ یہی وعدے ہیں جو خدا نے آپ سے کئے تھے۔ اس لئے بے خوف ہو کر مالی قربانی کی راہوں میں آگے بڑھتے چلے جائیں۔ چندہ دیتے وقت بھی اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کریں اور خرچ کرتے وقت بھی اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کریں۔ اللہ تعالیٰ کی لامتناہی برکتیں آپ پر نازل ہوں.....

(از خطبہ 14- اپریل 1986ء)

ایک اچھی بات

یہ یقینی بات ہے کہ اگر انسان خلوص دل سے خدا تعالیٰ سے محبت کرنے لگے تو خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت کا اثر اس کی زندگی کے ہر لمحے اور ہر قدم سے ظاہر ہوتا ہے۔

افراد جماعت میں کام کرنے کی اہلیت پیدا کرنی چاہئے

خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کے بہت سے افراد میں کام کی اہلیت نہ پائی جائے۔ جن قوموں کے اکثر افراد میں کام کرنے کی اہلیت نہ ہو وہ جلد تباہ ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ انسان فانی ہے۔ ایک عرصہ میں کام کرنے والے افراد مرجاتے ہیں ان کے بعد جن کے ہاتھوں میں کام جاتا ہے وہ کام کے اہل نہیں ہوتے اس لئے ایسی جماعتیں بہت جلد تباہ ہو جاتی ہیں۔ پس وہ جماعت قائم رہ سکتی ہے جس میں ایک کام کرنے والے کے بعد دوسرا کھڑا ہو۔ اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صادقین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے۔ (.....) یعنی تم خدا تعالیٰ کے صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت اختیار کرو تاکہ ان کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصہ ملے۔ جو مذاہب کہ تفرقہ پیدا کرتے ہیں اور الگ رہنے کی تعلیم دیتے ہیں وہ یقیناً وحدتِ جمہوری کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا ہے کہ ایک (......) ہو جو کہ جماعت بناوے اور اخلاق کے ذریعہ آپس میں تعارف اور وحدت پیدا کرے۔

مزید فرماتے ہیں۔

اخلاقی حالت ایسی درست ہو کہ کسی کو نیک نیتی سے سمجھانا اور غلطی سے آگاہ کرنا ایسے وقت پر ہو کہ اسے برا معلوم نہ ہو۔ کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جاوے۔ دل شکنی نہ کی جاوے۔ جماعت میں باہم جھگڑے فساد نہ ہوں۔ دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال و دولت یا نسبی بزرگی پر بے جا فخر کرکے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو متقی ہے' چنانچہ فرمایا ہے (اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے) دوسروں کے ساتھ بھی پورے اخلاق سے کام لینا چاہئے۔ جو بداخلاقی کا نمونہ ہوتا ہے' وہ بھی اچھا نہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اخلاقِ فاضلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ انسان کے ذاتی اخلاق ہوتے ہیں۔ جس سے وہ واحد شخص خود اپنے نفس میں سکھ پاتا ہے اور امن اور آرام کی زندگی بسر کرتا ہے۔ مثلاً اگر وہ کسی کی نعمت کو دیکھ کر حسد نہیں کرتا تو اس سوزش اور جلن سے محفوظ رہتا ہے جو کہ حاسد کے دل کو ہوتی ہے اگر کوئی دوسرے کو دیتا ہے تو یہ طمع نہیں کرتا تو اس عذاب سے بچا رہتا ہے جو کہ طمع کرنے سے ہوتا ہے۔ ایسے ہی جو لوگ اخلاقِ فاضلہ حاصل کرتے ہیں وہ جزع فزع شہوت اور غضب کے تمام دکھوں اور آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں اور اس سے ظاہر ہے کہ ذاتی سکھ کے ذرائع اخلاقِ فاضلہ ہیں۔ یہ بھی ایک فضل کی قسم ہے جو انسان کو حاصل ہوتا لیکن اس سے وہ نتائج مرتب نہیں ہوتے جو اکٹھا ہونے سے ہوتے ہیں۔ یاد رکھو الٰہی فضل کی بہت قسمیں ہیں۔ اکیلے پر وہ فضل نہیں ہوتا جو کہ دو کے ملنے پر ہوتا ہے۔ اس کی ایک مثال دنیا میں موجود ہے کہ اگر مرد اور عورت الگ الگ ہوں۔ اور وہ اس فضل کو حاصل کرنا چاہیں جو کہ اولاد کے رنگ میں ہوتا ہے تو وہ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک دونوں نہ ملیں۔ اور ان تمام آداب کو بجا لاویں جو کہ حصولِ اولاد کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح ایک بھاری جماعت پر جو فضل الٰہی ہوتا ہے وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہو سکتا۔ ایک گھر کی آسودگی اور آرام کا فضل اگر کوئی حاصل کرنا چاہے تو جب ہی ہو گا کہ اسے ماما ئیں۔ خدمت گار اور سونے۔ کھانے پینے۔ نہانے وغیرہ کے الگ الگ کمرہ اور ہر ایک کا الگ الگ اسباب مہیا ہونے کی مقدرت ہو۔ ایسے ہی اگر ترقی کرتے جاؤ تو بادشاہت اور سلطنت کے فضل کا اندازہ کر سکتے ہو۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہو گی اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں نہ لگا رہے گا تو تم خدا کے اس فضلِ عظیم کو حاصل نہ کر سکو گے جو ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے۔

اخلاق سنوارنے کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) 21 مئی 1926ء کو فرماتے ہیں۔

میں نے بہت دفعہ اپنی جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ اور اب پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہمارے اہم اور ضروری فرائض میں سے ایک فرض یہ بھی ہے کہ ہم دوسروں کے سامنے ایک عمدہ نمونہ بنیں ہمارے اخلاق دوسروں کی نسبت اچھے ہوں۔ تاکہ لوگ ہمارے نمونہ اور ہمارے معاملات اور ہمارے اخلاق دیکھ کر ہماری طرف توجہ کر سکیں اور ان کے لئے کوئی امر موجب ابتلا نہ ہو اور وہ کوئی ٹھوکر نہ کھائیں۔

اخلاق ایک ایسی چیز ہے جو ہر ایک کو نظر آتے ہیں لیکن ایمان کوئی نہیں دیکھتا کتنا ہی کسی کو یقین ہو۔ کتنا ہی کسی کو وثوق ہو۔ اگر اپنے ظاہر پر اس کا اثر نہ ہو۔ تو کسی اور پر بھی اثر نہیں ہوتا۔ ایمان کا معاملہ بالکل پوشیدہ ہوتا ہے اور کسی پر ظاہر نہیں ہوتا۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں مخفی اور پوشیدہ رہنے والی بات کو مقدم سمجھا جاتا ہے حالانکہ مقدم اس چیز کو رکھنے کی ضرورت ہے۔ جو ہر وقت نظر کے سامنے رہتی ہے۔ ایمان گو خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی حقیقت رکھتا ہے اور اس کی اہمیت زیادہ ہے۔ مگر بندوں کے نزدیک اس کی اتنی حقیقت نہیں۔ بندوں کے نزدیک تو اس چیز کی زیادہ حقیقت ہے جو ایمانی رنگ میں ہر وقت زیر نگاہ رہتی ہے۔ قلبی ایمان کی حقیقت بندوں کے سامنے نہیں ہوتی۔ وہ دل کے واقف نہیں ہوتے اس لئے کسی کے دل کی بات کا وہ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ان کے سامنے ظاہرا طور پر کچھ ہونا چاہئے تو وہ کچھ کر سکتے ہیں۔ یہ ایک نکتہ تھا لیکن افسوس کہ یہی نکتہ لوگوں کے سامنے مخفی ہو گیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ لوگ اس بات کو سمجھتے مگر برخلاف اس کے اس زمانہ میں ہمارے لوگ بالکل ہی نہ سمجھ سکے کہ قلب کی ساری کیفیتیں صرف خدا ہی جانتا ہے۔ قلبی حالت ہمیشہ انسان کی نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے۔ اور انسان مطلقاً اس بات کو نہیں جان سکتا کہ کسی کے دل میں کس حد تک ایمان ہے۔ انسان جب بھی ایسا اندازہ لگائے گا۔ وہ کسی کے اعمال سے ہی لگائے گا۔ جو نظروں کے سامنے ہوتے ہیں۔ وہ اس کے عمدہ اخلاق کو دیکھ کر کہے گا کہ یہ ایماندار آدمی ہے۔ وہ اس کے معاملات کی صفائی دیکھ کر کہے گا کہ اس کا قلبی ایمان اچھا ہے۔ لیکن اگر اس کے اخلاق عمدہ نہیں اور اس کے معاملات میں صفائی نہیں تو کوئی شخص نہیں جو (باوجود اس کے ایمان کے جو کہ ایک قلبی کیفیت ہے) اس کے متعلق عمدہ رائے ظاہر کر سکے پس اخلاق اور معاملات کی صفائی ہی ایک شخص کے قلب کا پتہ بتاتے ہیں کہ وہ کیسا ہے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اخلاق کو سنوارا جائے اور معاملات میں صفائی پیدا کی جائے اس بات کو سوچنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میرے اندر ایمان ہے اور اس کے اخلاق اور معاملات اچھے نہیں لیکن وہ اپنے ایمان کو واقعات کے ساتھ ثابت کرنا چاہے اور لاکھ کہے کہ مجھ میں ایمان ہے اور اس بات پر وہ ایک نہیں دو نہیں۔ بیسیوں قسمیں بھی کھا جائے۔ تو کیا کوئی شخص محض اس کی قسموں کی بناء پر اس کے کہنے کے مطابق مان لے گا؟ وہ ہرگز نہیں مانے گا کیونکہ وہ اس کی ان باتوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے جن سے ایمان کی شناخت ہو سکتی ہے اور جن سے ایک آدمی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس کے اندر ایمان ہے اور کس حد تک ہے۔

جب لوگ ایک شخص پر اعتبار نہیں کرتے تو وہ قسموں پر قسمیں کھانا شروع کر دیتا ہے کہ خدا کی قسم میں ایسا دیانتدار ہوں۔ میں ایسا ایمان دار ہوں۔ مگر اس کی ایسی قسموں پر بھی لوگ اعتبار نہیں کرتے کیونکہ وہ اس کی روزانہ کی زندگی میں یہ بات دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ اس کے اخلاق اچھے نہیں اور اس کے معاملات میں صفائی نہیں۔ بے شک خدا کی قسم بہت بڑی چیز ہے۔ بے شک بعض جھوٹی قسموں پر عذاب بھی آتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ صرف قسموں سے کسی کے ایمان پر یقین بھی پیدا نہیں ہو جاتا مگر ہمارے ملک میں اس کا احساس ہی نہیں رہا کہ بجائے قسمیں کھا کے یقین کرانے کے اپنے اخلاق سے' اطوار سے' اپنے معاملات میں صفائی اور عمدگی پیدا کرنے سے اپنے ایمان کا یقین کرانا چاہئے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق عطا کرے کہ ہم اپنوں بیگانوں سب کے ساتھ پورے اخلاق سے کام لینے والے بنیں اور خدا کے فضلِ عظیم کو حاصل کرنے والے بنیں۔ آمین۔

اگر تم خدا سے رشتہ قائم رکھنا چاہتے ہو اور اس کو خوش کرنا پسند کرتے ہو اور ضروری سمجھتے ہو تو خود بھی پاک ہو جاؤ اور اس پر سچا ایمان لاؤ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔(-)

جب میں سویڈن میں تھا تو وہاں مجھے ایک خاتون کا خط آیا جس کا مفہوم یہ تھا تفصیل نہیں لکھی کہ آپ عفو اور مغفرت پر بھی کبھی خطبہ دیں کیونکہ اس کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے جو تاثر میں نے قائم کیا معلوم ہوتا تھا کہ ان کے خاوند اپنے بچوں کے ساتھ معمولی باتوں پر بھی سختی کرتے ہیں تو اپنی شکایت سے زیادہ ان کو بچوں کا خیال معلوم ہوتا تھا مجھے خیال آیا کہ اس سے پہلے میں بارہا اس مضمون پر خطبات دے چکا ہوں اس لئے ابھی اتنی جلدی ضرورت نہیں ہے اور چلنے سے ایک رات پہلے' واپس آنے سے ایک رات پہلے میں نے ایک رؤیا دیکھی جو مجھے اس طرف متوجہ کر گئی کہ ضرورت ہے اور وہ رویا یہ تھی کہ میں حضرت بانی سلسلہ کی ایک کتاب کا درس دے رہا ہوں اور آخری حصے پہ پہنچا ہوں اور وہاں پہنچ کر جو بات میں بیان کرتا ہوں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اس سے پہلے (حضرت بانی سلسلہ) بار بار بیان کر چکے ہیں۔ میں جماعت کو اس درس میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جب تک تم حضرت (بانی سلسلہ) کا مزاج نہیں سمجھو گے آپ کی تحریرات کا حقیقی مفہوم نہیں پا سکتے اور یہ تکرار نہیں بلکہ اصرار ہے اور اس پر رویا ختم ہو گئی۔ باقی باتیں میں نے آنکھ کھلنے کے بعد سوچیں تو میں حیران رہ گیا کہ جو بات میں سوچ رہا تھا کہ تکرار ہو گی اگر دوبارہ باتیں کروں گا' اسی وہم کا جواب مجھے رویا میں بتایا گیا کہ بعض باتیں بار بار اس لئے ضروری ہیں کہ ان پر اصرار کئے بغیر لوگ سمجھتے نہیں۔ پس تکرار وہ چیز ہے جو سمجھ میں آچکی ہو اور پھر بے وجہ انسان اسے دہرائے اور اصرار وہ ہے کہ ایک بات بار بار کہی جائے اور کوئی نہ سمجھے اور پھر سمجھایا جائے اور پھر نہ سمجھے اور پھر سمجھایا جائے یہاں تک کہ انسان بلاغ کا حق ادا کر دے۔ اس رؤیا کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ لازماً میں اس کی طرف توجہ دوں گا۔(-)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اللہ کی طاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو (-) پس اگر تم پھر جاؤ گے (-) تو یاد رکھو ہمارے رسول پر تو اس کے سوا کچھ فرض نہیں ہے کہ خوب کھول کھول کر بات کو بیان کر دے تو (یہ) وہی مفہوم ہے جو رؤیا میں اصرار کا مفہوم مجھے سمجھ آیا تھا کہ جب تک بات کھل نہ جائے انسان وہ بات کہتا جائے (-) اور اس پہلو سے (-) جو زور ہے نصیحت کر اور کرتا چلا جا وہ "بلاغ مبین" کا ہی ایک پہلو ہے۔ پس حضرت (بانی سلسلہ) نے جہاں جہاں بھی بظاہر تکرار فرمائی ہے وہ تکرار نہیں ہے بلکہ اصرار ان معنوں میں کہ جب تک وہ بات سمجھ نہ آئے میں نہیں چھوڑوں گا۔ پس اس (-) حوالے سے مضمون اور بھی زیادہ کھل گیا اور روشن ہو گیا جو رؤیا میں مجھے دکھایا گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اللہ وہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں (-) اور اللہ ہی پر (اہل ایمان) توکل کرتے ہیں (-) یہ توکل علی اللہ کا مضمون دعاؤں کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے اور اس تعلق میں بھی حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی ایک نصیحت موجود ہے۔

عبدالقادر حسن

(بشکریہ روزنامہ جنگ 27- جون 1997ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محلات چھوڑ دیجئے ورنہ.....

محلات چھوڑ دیجئے ورنہ...... سنبھال سکتے ہیں۔ لیکن اپنی حالت بدل کر کیونکہ خود ان کے بقول فرشتے تو نہیں آئیں گے جو ہماری حالت بدل دیں گے۔ عرض صرف اتنی ہے کہ یہ دس بڑے حکمران خود فرشتہ بننے کی کوشش کیوں نہیں کرتے تاکہ رحمت کے فرشتے بھی اتر سکیں۔ یہ دس حکمران یہ ہیں چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ اور گورنر اور صدر اور وزیراعظم یعنی کل دس۔ پاکستان کے عوام غور فرمائیں کہ ان دس حکمرانوں کے روزمرہ کے معمولات اور زندگی کا اس ملک کی معاشی اور اخلاقی صورت حال سے بالکل کوئی تعلق نہیں ہے۔ چاروں گورنر جن گورنر ہاؤسوں میں رہتے ہیں وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر ایمان کے ساتھ کہیں کہ اس کا کوئی جواز موجود ہے۔ ایک بالکل بے کار اور بے اختیار عہدہ اور منصب جس پر چند ہزار روپے خرچ کرنا بھی جائز نہیں ہے بلکہ ایسے منصب کا وجود ہی بے کار ہے۔ کہاں کہ لاکھوں اور ملا کر چاروں پر کروڑوں روپے خرچ کئے جائیں۔

جناب صدر کا ایوان صدر تو قوم کو کروڑوں میں پڑتا ہے میں صدر محترم سے عرض کروں گا کہ وہ جب خدا کے حضور سجدہ ریز ہوں اور وہ پانچ وقت کے نمازی ہیں تو اپنے دل سے پوچھیں کہ کیا یہ سب جائز ہے۔ جس ہستی کے ذریعہ ہمیں نماز کا حکم ملا ہے اس نے حکمران کی جو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں وہ تو بڑی سخت ہیں یہی حال وزرائے اعلیٰ اور وزیراعظم کا ہے ان کی رہائش پر قوم کروڑوں روپے ہر سال خرچ کرتی ہے۔ یہ سب حضرات اپنے دل اور ضمیر سے پوچھیں کہ ان کی قیام گاہوں اعلیٰ ترین گاڑیوں' جہازوں اور طمطراق پر جو خرچ ہو رہا ہے وہ دیوالیہ پاکستان میں کسی بھی طور جائز ہے۔ یہ تمام صاحب حیثیت لوگ ہیں یہ اپنے ذاتی گھروں میں کیوں نہیں رہتے اور سرکاری عمارتوں کو صرف دفتروں کے لئے کیوں استعمال نہیں کرتے۔ دنیا کے ہر شریف ملک میں ایسا ہی ہوتا ہے۔

میں یہاں خلفائے راشدین کی کوئی مثال نہیں دوں گا۔ دارالخلافہ مدینہ منورہ کی چند ہزار کی آبادی کا ہر شخص اگر خلیفہ کی نظروں میں رہتا تھا تو اس وقت ایسا ممکن تھا۔ آج تو معمولی قصبوں کی آبادی بھی اس وقت کے مدینہ منورہ سے زیادہ ہے۔ لیکن میں اس رویئے اور دردمندی کا حوالہ ضرور دوں گا جس سے کسی خلیفہ راشد کی زندگی عبارت تھی۔ خلیفہ ایک اوسط درجے کے شہری کی زندگی بسر کرتا تھا۔ قانون کی اپنی بساط سے بڑھ کر پابندی کرتا تھا کسی بڑے اور چھوٹے میں کوئی تمیز نہیں کرتا تھا۔ وہ صرف ایک طاقت ور صوبے کے فاتح گورنر کے بیٹے کو سزا دیتے ہوئے یہ نہیں کہتا تھا کہ جن کو ماؤں نے آزاد پیدا کیا تم بڑے باپ کے بیٹے نے ان کو کب سے غلام بنالیا بلکہ وہ اپنے بیٹے کو بھی کڑی سزا دیتا تھا۔ اس کی زندگی اتنی بابرکت پاکیزہ اور تقویٰ کی ہوتی تھی کہ جب دور دراز کے ایک مقام پر کسی چرواہے کی بکری کو بھیڑیا کھا گیا تو بوڑھا چرواہا تڑپ تڑپ کر رونے اور ماتم کرنے لگا۔ اس پر اس کے عزیزوں نے کہا بابا کیا ہوا ایک بکری ہی تو تھی اس قدر بین کرنے کی کیا ضرورت ہے جواب میں بوڑھے نے کہا کہ پتہ کرو میرا خلیفہ مر گیا ہے۔ انصاف اٹھ گیا ہے میں بھیڑیوں کے حوالے ہو گیا ہوں بعد میں پتہ چلا کہ اسی وقت اس بوڑھے کا فرمانروا شہید ہو گیا تھا۔

آج ہمارے حکمرانوں کی زندگیاں ہرگز ہرگز وہ نہیں جو پاکستان جیسے مقروض اور دیوالیہ ملک کے حکمرانوں کی ہونی چاہئیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہم فلاں فلاں خرچ تو اپنے پلے سے کرتے ہیں اس سے زیادہ قوم کی کوئی توہین نہیں ہو سکتی کہ تم ٹکے ٹکے کے بھوکے ننگے لوگوں پر ہم اپنے ذاتی خرچ پر حکومت کرتے ہیں ورنہ تم کہاں اس قابل کہ ہمارا خرچ اٹھا سکو۔ چونکہ ان لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ان کے سرکاری اخراجات ناجائز ہوا کرتے ہیں اس لئے وہ ذاتی خرچ کے حوالے دیتے ہیں اور اس طرح عوام اور اپنے ضمیر کو دھوکہ دیتے ہیں۔

مختصراً عرض ہے کہ قوم میں اعتماد بحال کرنے اسے محنت و مشقت کی طرف راغب کرنے اسے ٹیکس کی قربانی دینے اس کے اخلاق کو سنوارنے اس میں غیرت اور حمیت پیدا کرنے اس میں آزادی کا جذبہ زندہ کرنے اور اس میں ملک کو سنوارنے کی امنگ پیدا کرنے کا صرف صرف اور صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہمارے حکمران عوام میں شامل ہو جائیں تخت سے اتر کر پاکستان کی زمین پر آجائیں ایک متوسط نہ سہی رئیس پاکستان کی زندگی ہی گزارنا شروع کر دیں تو تمام حکومتی مشینری بھی ٹھیک ہو جائے گی اور قوم بھی اپنے حکمرانوں کی اطاعت پر آمادہ ہو سکے گی۔ یہ اخباروں میں تعاون کے اشتہارات یہ بجٹوں کے مہمل اعداد و شمار اور اس قبیل کے دوسرے حربے یہ سب مکر و فریب ہیں۔ اس سے پہلے کہ طالبان جیسے انتہا پسند آجائیں اور تمام محلات تہس نہس کر دیں ہمارے حکمران اس مصنوعی کروفر سے باہر نکل آئیں آخر وہ کس کو اس دھوم دھام کا رعب دکھاتے ہیں کون ہے جسے معلوم نہیں کہ اس سرکاری جنت کی حقیقت کیا ہے۔

ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تمہیں ایک طرف بلاتا ہو اور کوئی اور چیز خواہ وہ تمہارے نفسانی ارادے اور جذبات ہوں یا قوم اور برادری (سوسائٹی) کے اصول اور دستور ہوں۔ سلاطین ہوں۔ امراء ہوں ضرورتیں ہوں۔ غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابل میں تم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

حامد کریم محمود- ہالینڈ

البانیہ

قدرتی حالات

البانیہ کا ملک بلقان کے مغرب اور یورپ کے جنوب میں واقع ہے شمالی جانب سے یوگوسلاوین بارڈر اور یونان سے مشرق کی طرف ہے۔ اور مغربی طرف Adriatic sea ہے۔ اس کا کل رقبہ اندازاً 28750 کلومیٹر مربع ہے۔ البانیہ کے مغربی علاقے نسبتاً زیریں ہیں مگر مشرقی علاقے پہاڑی ہیں جن میں یہاں کی مشہور بلند چوٹی ہے جس کا نام Glirab Peak ہے جس کی اونچائی 2750 میٹر ہے۔ مشرقی علاقے کا موسم کافی سرد ہوتا ہے اس کا مغربی علاقہ چونکہ سمندر کے قریب ہے اس وجہ سے یہاں بارش بہت زیادہ ہوتی ہے البانیہ میں بہنے والے دریاؤں کا منبع مشرقی علاقوں کے پہاڑوں میں ہے اور کچھ دیر تک مغرب میں بہنے کے بعد یہ Adriatic sea میں جا گرتے ہیں۔ ملک کے سب سے لمبے دریا کا نام Drin ہے جس کی لمبائی 280 کلومیٹر ہے۔ البانیہ اور یوگوسلاویہ کے بارڈر پر ایک چھوٹی سی جھیل بھی واقع ہے جس کو Scuder یا Eshcuder کہتے ہیں جس کا رقبہ قریباً 470 مربع کلومیٹر ہے۔

سیاسی حالات

سوائے ایک تھوڑے وقت کے جو قبل مسیح تھا البانیہ کو محدود آزادی حاصل رہی لیکن زیادہ اس کی عمر اپنے طاقتور ہمسائیوں کی طرف سے حملوں کو برداشت کرتے گزری' ایک وقت میں البانیہ رومن ایمپائر کا حصہ رہا اور ایک دوسرے وقت میں مشرقی رومن ایمپائر کے زیر تسلط رہا۔ اس کے بعد بلغارین اور ہنگرین فوجوں نے بھی اس پر قبضہ جمائے رکھا اور بعد میں آنے والی صدیوں میں سلطنت عثمانیہ نے اس ملک کو اپنا حصہ بنالیا اور یہ سلطنت عثمانیہ کا دور ہی تھا جب اسلام نے البانیہ میں نفوذ حاصل کیا۔ جس وقت سلطنت عثمانیہ کو زوال آنا شروع ہوا اس وقت البانین محب وطن لوگوں نے فیصلہ کیا کہ وہ آزادی اور خودمختاری حاصل کریں گے اور آخرکار انہوں نے اپنی اس خواہش کو پورا کر لیا لیکن یہ واقعہ پہلی جنگ عظیم کے قریب وقوع میں آیا اور البانیہ پر متحدہ اقوام نے قبضہ کر لیا لیکن جب جنگ ختم ہو گئی اور سلطنت عثمانیہ زوال پذیر ہوئی تب البانیہ نے اپنے معاملات خود طے کرنے شروع کئے۔ لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد ہی البانیہ پر مسولینی جو اٹلی کا ایک فاشسٹ لیڈر تھا نے 1939ء پر حملہ کیا اور اٹلی کا اس پر قبضہ ہو گیا۔ دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر 1936ء سے 1945ء تک جرمنی۔ اٹلی اور جاپان نے البانیہ پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت سے لے کر 90ء کی دہائی تک البانیہ سوشلسٹ ری پبلک کے طور پر زیر حکومت رہا ہے جہاں کہ سیاسی سرگرمیاں زیادہ تر کمیونسٹ لیبر پارٹی تک محدود رہیں۔ البانیہ کا آخری آئین 1976ء میں تیار کیا گیا جس کے مطابق ملک کی سب سے زیادہ طاقت ایک اسمبلی کو دی گئی جس کو "پیپلز اسمبلی" کہتے تھے اور اس کے 250 ممبران تھے جن کا انتخاب ہر چار سال کے لئے ہوتا تھا۔

البانیہ کی آبادی ساڑھے تین ملین کے قریب ہے جس میں اکثریت البانین نسل کی ہے اور ان میں 80000 یونانی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ شرح پیدائش سالانہ 2.5 فیصد ہے۔ سرکاری زبان کو Tosk کہتے ہیں اور طرز تحریر لاطینی ہے لیکن یونانی طرز تحریر بھی استعمال ہوتی ہے۔ آبادی کا ستر فیصد مسلمان لوگ ہیں۔ 20 فیصد آرتھوڈکس عیسائی اور 10 فیصد کیتھولک عیسائی ہیں۔

البانیہ کا دارالحکومت Tirana ہے جس کی آبادی 200000 ہے دوسرے شہروں میں قابل ذکر دو بندرگاہیں جن کا نام Doras اور Velora ہے پہلے کی آبادی 65000 اور دوسرے کی 60000 ہے۔ البانیہ میں 28 اضلاع ہیں جو مرکزی حکومت کے ماتحت ہیں۔

1955ء میں البانیہ UNO کا ممبر بنا اور اس طرح دوسری بین الاقوامی تنظیموں کا بھی اس وقت یہ ایک سوشلسٹ ملک تھا۔ اور دوسرے سوشلسٹ مشرقی ملکوں کی طرح البانیہ بھی معاہدہ وارسا کا ممبر تھا لیکن 1968ء سے یہ اس معاہدہ سے الگ ہو گیا ہے اس طرح سوشلسٹ چین سے بھی اس کی دوستی 1976ء میں اس وقت ختم ہو گئی جبکہ چین کے لیڈر ماؤزے تنگ کی وفات ہوئی۔

صحت اور علاج معالجہ کی سہولیات

چونکہ البانیہ کا دوسری دنیا سے تعلق بہت کم رہا ہے اس لئے اس سلسلہ میں معلومات بھی محدود ہیں۔ علاج کی سہولتوں کے بارہ میں بھی معلومات نہ ہونے کے برابر تھیں۔ البانیہ میں ایک سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے مرنے والے بچوں کی تعداد 7-8 فیصد ہے۔ اوسطاً عمر البانین لوگوں کی 65 سال ہے ہر 146 لوگوں کے لئے ہسپتال میں ایک بستر مہیا ہے اور 1096 لوگوں کے لئے ایک ڈاکٹر میسر ہے۔

معاشی حالات

البانیہ میں 55000 ایکڑ زیر کاشت رقبہ ہے جہاں گندم' کپاس' گنا' آلو' تمباکو اور پھل اگائے جاتے ہیں۔ سالانہ پیداوار گوشت کی 60000 ٹن ہے جس میں سے 23000 ٹن گائے کا گوشت 25000 ٹن بکرے کا گوشت اور 12000 ٹن سور کا گوشت ہوتا ہے۔

البانیہ میں کوئلے کی کانیں۔ تانبہ' کرونیم' لوہا اور نکل ہیں۔ سب سے زیادہ کپڑے کی صنعت ہے اس طرح چمڑے کی صنعت' سیمنٹ' کھانے پینے کا سامان' کیمیکل' بجلی کا سامان اور لوہے کی فیکٹریاں ہیں۔ یہاں سالانہ بجلی کی پیداوار 2.2

باقی صفحہ 6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ہانگ کانگ پر برطانوی راج ختم ہوگیا

154 سال کے بعد ہانگ کانگ پر برطانیہ کا راج ختم ہوگیا اور صنعتی ترقی سے مالامال سرمایہ دارانہ نظام کے تحت زبردست ترقی کرنے والا اور سونے کی کان کہلانے کا مستحق جزیرہ سو سالہ پرانے معاہدے کے مطابق چین کو واپس کردیا گیا۔ ہانگ کانگ کو اس وقت دنیا کے ایک اہم اقتصادی مرکز کی حیثیت حاصل ہے۔ اس موقعہ پر ایک شاندار تقریب منعقد ہوئی۔ پرنس آف ویلز ولی عہد شہزادہ چارلس نے ملکہ کی نمائندگی کرتے ہوئے ہانگ کانگ کو چین کے صدر زیانگ زیمن کے حوالہ کیا۔ سمندر کے کنارے پر فضا مقام پر منعقد ہونے والی اس تقریب میں جو عالمی اہمیت کی ایک تقریب تھی دنیا بھر سے آئے ہوئے 16 ہزار مہمانوں نے شرکت کی۔

چین کے دارالحکومت بیجنگ میں بھی جشن مسرت منایا گیا۔ بیجنگ کے تین این من چوک میں منائے جانے والے اس جشن میں لاکھوں چینیوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر اس مشہور و معروف سکوائر کو شاندار طریق پر سجایا گیا تھا اور آتش بازی کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔

ہانگ کانگ پر برطانیہ کے اقتدار کی مدت ختم ہوتے ہی چین کے صدر زیمن کی ہدایت پر چینی فوج کے دستے ہانگ کانگ میں داخل ہوگئے اور انہوں نے ملک کے مختلف مقامات پر اپنی اپنی ڈیوٹیاں سنبھال لیں۔

ہانگ کانگ جنوب مشرقی ایشیا کا اور دنیا بھر کا انتہائی اہم تجارتی اقتصادی اور تفریحی مرکز ہے۔ اس کا رقبہ ایک ہزار 40 مربع کلومیٹر اور آبادی 64 لاکھ ہے۔ برطانیہ نے 26 جنوری 1841ء کو ہانگ کانگ پر قبضہ کیا تھا۔ اور 19۔ اگست 1843ء کو اسے باضابطہ طور پر برطانوی نو آبادی قرار دے کر علاقے میں پہلا برطانوی گورنر مقرر کیا۔ بعد میں برطانیہ نے 1898 میں ہانگ کانگ کا علاقہ 99 سال کے لئے چین سے لیز پر حاصل کرلیا۔ جس کی مدت گزشتہ روز ختم ہوگئی۔

امریکہ اور برطانیہ نے ہانگ کانگ کے چین کے پاس واپس جاتے ہی چین پر زور دیا ہے کہ معاہدہ کے مطابق ہانگ کانگ میں منصفانہ اور آزادانہ انتخابات کرائے جائیں۔

ہانگ کانگ کی چین کو واپسی چین اور برطانیہ کے درمیان کئی سال کے مسلسل مذاکرات کے بعد عمل میں آئی ہے۔ اصل سوال یہ تھا کہ چین کمیونزم کے نظام کے تحت ہے جبکہ ہانگ کانگ میں اگرچہ آبادی چینیوں کی ہے مگر جزیرے کا سارا نظام کلی طور پر مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام میں رنگا ہوا ہے۔ اس پر پہلا فیصلہ تو یہ طے پایا کہ چین ہانگ کانگ کے اقتصادی اور تجارتی اور سماجی نظام میں تبدیلی نہیں لائے گا بلکہ اسے جوں کا توں چلنے دے گا۔ اس فیصلہ کے ہونے کے بعد برطانیہ کے لئے ذہنی طور پر یہ ممکن نہ رہا تھا کہ وہ ہانگ کانگ کو چھوڑنے کے بارے میں کوئی بہانہ بنا سکے۔ اس کے علاوہ چین برطانیہ باہمی معاہدوں میں یہ بھی طے پایا کہ ہانگ کانگ کے چین کو منتقل ہونے کے بعد جزیرے میں عام انتخابات کرائے جائیں گے اور منتخب اسمبلی جزیرے کا نظام سنبھالے گی۔ اب امید یہی کی جا رہی ہے کہ یہ انتخابات جلد ہو جائیں گے لیکن اس سے پہلے پہلے چین یہ چاہے گا کہ وہ جزیرے پر اپنا قبضہ مستحکم کرلے۔ تاکہ آنے والی حکومت چین کی مرکزی حکومت سے انحراف کرنے کا نہ سوچ سکے۔

ہانگ کانگ کا پرامن طور پر چین کو واپس مل جانا اس دور کا ایک غیر معمولی اور اہم واقعہ ہے۔ اگر برطانیہ بددیانتی پر اتر آتا تو خوئے بدرا بہانہ بسیار کے ماتحت کئی بہانے بنائے جاسکتے تھے اور ہانگ کانگ کی منتقلی کو روکا جا سکتا تھا۔ لیکن برطانوی حکومت میں یا تو اتنا دم خم باقی نہیں رہا اور یا یہ کہ مغربی دنیا چین کے ساتھ کسی سرگرم تنازعے کی متحمل نہیں ہو سکتی اس لئے کسی بھی ملک نے ہانگ کانگ پر قبضہ برقرار رکھنے کی حمایت نہیں کی۔ ورنہ کشمیر کی مثال سب کے سامنے ہے جہاں بھارت اقوام متحدہ کے عالمی فلور پر رائے شماری کرانے کا وعدہ کرکے مکر گیا۔ اور اسرائیل پوری ڈھٹائی سے عربوں کے علاقے پر قبضہ جمائے بیٹھا ہے۔ اور اس قبضہ کو دوام بخشنے کے لئے آئے دن نیا ہنگامہ برپا کئے رکھتا ہے۔ اس کو برطانیہ کی دیانتداری اور چین کی دانشمندی کی علامت قرار دیا جاسکتا ہے۔

○○○

مسز تھیچر کا ردعمل

برطانیہ سے ہانگ کانگ کی واپسی ایسا واقعہ نہیں ہے جس کو برطانیہ کے لوگ آسانی سے پی جائیں۔ چنانچہ اس کے اظہار کے طور پر برطانیہ کے اعلیٰ حکام اور سیاستدانوں کی طرف سے ہانگ کانگ کو چین کی تحویل میں دیئے جانے کے بعد عوام پر پابندیاں لگانے کے خدشات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ 1984ء میں ہانگ کانگ کو چین کے حوالے کرنے کے معاہدے پر دستخط کرنے والی سابق وزیراعظم مسز مارگریٹ تھیچر نے چین کو خبردار کیا ہے کہ اس وقت پوری دنیا کی نگاہیں اس پر ہیں اور آئندہ بھی رہیں گی۔ انہوں نے ہانگ کانگ کے عوام پر زور دیا ہے کہ اگر ان کی آزادی سلب کی جارہی ہو تو وہ خاموش نہ رہیں اور احتجاج کریں۔ اور احتجاج کرنے سے خوفزدہ نہ ہوں۔

ہانگ کانگ سے جانے والے آخری گورنر کرس پیٹن نے کہا ہے کہ ہانگ کانگ صرف اسی وقت تک مضبوط قوت رہے گا جب تک وہ برطانوی قوانین اور اداروں کے ماتحت کام کرتا رہے گا۔

برطانوی وزیر خارجہ مسٹر رابن کک نے چینی دستوں کی ہانگ کانگ میں آمد کے بارے میں کہا کہ ایسے دستے بھیجنا چین کا حق ہے لیکن چینی فوجی دستوں کو سڑکوں پر نہیں آنا چاہئے۔

○○○

کیا ہانگ کانگ میں گڑبڑ ہوگی؟

چین کے ہانگ کانگ پر قبضہ کرلینے کے بعد یہ اہم سوال مختلف حلقوں کی طرف سے بار بار پوچھا جارہا ہے کہ کیا چین کے حوالے کرنے کے بعد ہانگ کانگ میں امن وامان قائم رہے گا۔ کیا کوئی گڑبڑ تو نہ ہوگی فوری طور پر امید تو یہی کی جارہی ہے کہ گڑبڑ نہیں ہوگی۔ مگر اس کے امکانات کو کلی طور پر رد بھی نہیں کیا جاسکتا۔

چین کے مخالف گروپوں نے ہانگ کانگ میں چینی دستوں کی آمد کو روکنے کے لئے منصوبہ بندی کرلی ہے۔ ہانگ کانگ سے چینی زبان میں شائع ہونے والے ایک اخبار نے ایک خفیہ ایجنسی کے حوالے سے بتایا ہے کہ اس منصوبے کے تحت ہانگ کانگ میں داخلے کی سرحد اوران فوجی چھاؤنیوں کے باہر مظاہرے کئے جائیں گے جہاں چینی دستوں کو رکھا جائے گا۔ پولیس نے سرحد اور فوجی چھاؤنیوں کے باہر حفاظتی انتظامات سخت کردیئے ہیں۔ اخبار کے مطابق چین کے شمال مغربی شورش زدہ صوبہ سنکیانگ کے جلاوطن علیحدگی پسندوں کا ایک گروپ بھی ہانگ کانگ میں اہم تقریبات کو سبوتاژ کرنے کے لئے ہانگ کانگ پہنچ چکا ہے۔

چین کے چار ہزار فوجی فوری طور پر ہانگ کانگ پہنچ چکے ہیں۔

○○○

افغانستان۔ ہیروئن کی سمگلنگ

افغانستان کے بارے میں ایک عام اطلاع یہ ہے کہ دنیا بھر میں یہ ملک ہیروئن اور منشیات کی پیداوار تیاری اور سمگلنگ کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ چونکہ اس ملک میں سالہا سال سے بدامنی چلی آرہی ہے اس لئے ایسی خرابیوں کے تدارک کے لئے کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ افغان حکمرانوں پر بھی منشیات کی تیاری اور فروخت میں شامل ہونے کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔

افغانستان کے وزیر خارجہ شیر محمد عباس نے برطانیہ کے اس موقف کو غلط قرار دیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ طالبان ملیشیا پوست کی کاشت اور افیون کے کاروبار سے کمائی ہوئی رقوم کو ہتھیار خریدنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔ وائس آف جرمنی کے مطابق انہوں نے اعتراض کیا کہ افغانستان میں افیون کا وجود ہے۔ لیکن اسے اچھے مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افیون کی اسی فیصد پیداوار اور ہیروئن کی سمگلنگ میں غیر ملکی افراد ملوث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طالبان اس مسئلہ کے حل کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ہیروئن کی سمگلنگ میں بعض ملکوں کی سیکیورٹی فورسز بھی ملوث ہیں افغان عوام یہ کام انسانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں کرتے۔

افغان وزیر خارجہ نے کہا کہ ہیروئن کی تیاری کے وسائل افغان عوام کے پاس موجود ہی نہیں ہے۔

ہمارے ملک کے صوبہ سرحد میں جو علاقے افغانستان کے قریب ہیں اور وہ علاقے جن کو عرف عام میں علاقہ غیر کہا جاتا ہے وہاں پر افیون کی کاشت ہوتی ہے اور اس سے ہیروئن کشید کرنے کی فیکٹریاں کام کرتی رہتی ہیں۔ چونکہ اس کام میں بے حد پیسہ ہے اس لئے ماضی و حال کی کوئی بھی حکومت ان کا مکمل قلع قمع کرنے کو تیار نہیں ہوتی جو حکومت اس کار خیر کے لئے تیار ہو جاتی ہے اس کے سارے عملے اور سرکاری اداروں کو بھاری رقوم کے عوض خرید لیا جاتا ہے اور حکومتی اقدامات محض خانہ پری ہو کر رہ جاتے ہیں۔ نمائشی یا علامتی طور پر چند مراکز کو تباہ بھی کیا جاتا ہے مگر سینکڑوں کی تعداد میں موجود ان مراکز کو ختم نہیں کیا جاتا۔ اس کی وجہ سے یہ صنعت پھلتی پھولتی رہتی ہے۔

تاہم طالبان کے افغان وزیر خارجہ کا بیان سرکاری سطح پر پہلا اعتراف قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور اس سے افغانستان میں موجود بعض دیگر ممالک کے سیکیورٹی اہلکاروں کے کردار پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

بلین کلوواٹ ہے۔

البانیہ کی سالانہ آمدن ڈیڑھ بلین ڈالر ہے اور فی کس سالانہ آمدنی 425 ڈالر ہے جس وجہ یورپ کا یہ سب سے غریب ملک کہلاتا ہے۔

البانیہ کے سکہ کا نام Lek ہے جس میں 100 Kindar-kas ہوتے ہیں۔ البانیہ کی سب سے زیادہ برآمدات میں لوہا جانوروں کی خوراک تمباکو اور Crude Oil ہیں۔ اور سالانہ 120 ملین ڈالر تک برآمدات سے حاصل ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ برآمد چین اور مشرقی یورپین ملکوں کو ہوتی ہے۔ اسی طرح درآمدات میں گندم مشینری کپڑا' سٹیل اور کانسی شامل ہیں۔ جس پر سالانہ 200 ملین ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ اور درآمدات عام طور پر چین' مشرقی یورپین ملکوں اور اٹلی سے ہوتی ہیں۔

البانیہ میں 303 کلومیٹر لمبی ریلوے ہے (1967ء تک) اور 9000 کلومیٹر سڑکیں پکی ہیں اور 42000 کاریں اور کمرشل گاڑیوں کی تعداد 10000 ہے۔

البانیہ کی ہوائی کمپنی کا نام thealbtransports ہے اسی طرح دوسری غیر ملکی ہوائی کمپنیاں بھی کام کرتی ہیں۔

مواصلاتی نظام البانیہ میں 19 ریڈیو ٹرانسمیٹر ہیں اور ایک ٹیلی ویژن سٹیشن ہے جن پر گورنمنٹ کا قبضہ ہے۔ یہاں 20000 ٹیلی فون ہیں۔ یہاں سے دو روزنامے شائع ہوتے ہیں جن کی اشاعت کی تعداد 130000 ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم فرزند علی صاحب سابق کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ گذشتہ دنوں سیڑھی سے گر گئے ہیں اور سر پر چوٹ آئی ہے۔ کمزوری بھی کافی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ٹھیکے دار عبدالغفور صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کے 2 بیٹے مکرم منصور احمد صاحب

مکرم تنویر احمد صاحب مورخہ 97-6-13 موٹر سائیکل پر چنیوٹ سے ربوہ آرہے تھے۔ دریائے چناب کے پل کے اوپر پیچھے بیٹھے ہوئے مکرم تنویر احمد صاحب کے چہرے پر ایک ٹرک نے سائیڈ مار دی جس سے موصوف تنویر احمد معاً موٹر سائیکل سے گر گئے اور 21 سال کی نوجوان عمر میں موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ تاہم موصوف کے بڑے بھائی جو کہ موٹر سائیکل چلا رہے تھے محفوظ رہے۔ دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تنویر احمد کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے 1000 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

○ مکرم افتخار احمد بھٹی صاحب جہلم چپ بورڈ فیکٹری مورخہ 97-6-2 کو موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ حادثہ کے وقت ان کا بیٹا عزیز عبدالرحمان بابر بھی ان کے ہمراہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں بچے کو بچا لیا اور مکرم بھٹی صاحب بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے پانچ گھنٹے زندگی موت کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ ان کی تدفین قبرستان نمبر 1 میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرمہ نصیبن بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم منظور حسین صاحب (وفات یافتہ) مورخہ 28-27 جون 1997ء کی درمیانی شب بعمر 75 سال لاہور جناح ہسپتال میں کچھ عرصہ زیر علاج رہ کر اللہ کو پیاری ہو گئی۔ اگلے دن بعد عصر احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین ہوئی جنازہ و دعا حلقہ گرین ٹاؤن کے صدر صاحب نے کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ محترمہ کرم نور صاحبہ زوجہ حافظ ملک عبدالحق صاحب ساکن چک نمبر 13/8R مخدوم پور بھوڑاں ضلع خانیوال یکم جون 1997ء کو انتقال کر گئیں 2 جون کو مکرم محمد امتیاز خالد صاحب مربی ضلع خانیوال نے جنازہ پڑھایا اور دعا کروائی۔ موصوفہ نے اپنے پیچھے 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائشی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ابھی بہت سے مستحق خاندان اس امداد کے انتظار میں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔

امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین۔

سیکرٹری بیت الحمد منصوبہ

بقیہ صفحہ 1

ایک دن حضرت امام جماعت احمدیہ اوں کے پاس آئی۔ بہت ہنسی پوچھا کیوں ہنستی ہو۔ کہنے لگی میرا بیٹا مر گیا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد پھر آئی اور پھر اسی طرح ہنسنا شروع کیا۔ پھر پوچھا تو کہا کہ میرا دوسرا بیٹا بھی مر گیا۔ گو اسے ایک بیماری تھی۔ مگر اس کے لئے راحت ہو گئی۔ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا۔ اب اگر وہ رنج محسوس کرتی تو اسے اور تکلیف ہوتی۔ تو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ ان کو خیال ہوتا ہے کہ ہم نے ایسی ہستی کے ہاتھ میں اپنے آپ کو سپرد کر کیا ہوا ہے جو ظالم نہیں دیکھو اگر مسافر جارہے ہوں۔ اور انہیں ایک راستہ جاننے والا راستہ بتانے کے لئے مل جائے تو وہ مطمئن ہو جاتے ہیں۔ ایک اچھے لائق استاد کے سپرد لڑکے کر کے لوگ مطمئن ہو جاتے ہیں۔ یہ تو انسانوں کا حال ہے تو رب العالمین۔ رحمٰن رحیم۔ مالک یوم الدین کے سپرد جو اپنا معاملہ کر دے اس کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے اس کو خواہ کس قدر بھی تکالیف آویں۔ تو وہ پرواہ نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ خیال کرتا ہے میرا رہنما مجھے ہر حالت میں جنت کی طرف لے جا رہا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ انہوں نے اپنے نفس پر غور نہیں کیا۔ ان طاقتوں پر غور کرتے جو خدا نے ان میں پیدا کی ہیں۔ وہ ان احسانات پر غور کرتے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر کئے تھے۔ تو اس عذاب میں نہ پڑتے۔ بہت لوگ ہیں جو لکھتے ہیں ہم ہلاک ہو گئے تباہ ہو گئے۔ کیوں ہوئے۔ جب خدا نے تمہارے اپنے نفس کے اندر جنت رکھی تھی کہ تم بغیر آنکھیں کھولنے اور ہاتھ پاؤں ہلانے کے اس جنت کو کھول سکتے تھے۔ تکالیف جو آتی ہیں وہ انسان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ وہ خیال کر سکتا ہے کہ یہ مجھے جگانے کے لئے آتی ہیں۔ مثلاً ایک پہاڑ پر چلتے ہوئے ایک شخص سو جاتا ہے اور اس کو اس کا رہبر جگا دیتا ہے تو بے شک اس جگانے سے اسے تکلیف ہوئی۔ لیکن یہ اسے متنبہ کیا گیا کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو تکلیف آتی ہے وہ بھی ہوشیار کرنے کے لئے آتی ہے۔ اور اس سے بتایا جاتا ہے کہ تم اپنے اوپر جنت کے دروازے بند کرنے لگے تھے۔ ہوشیار ہو جاؤ غرض جو لوگ شکایت کرتے ہیں ان کی اپنی غلطی ہے۔ جنت تو ہمارے نفس کے اندر ہے وہ بڑھتی ہے تو اتنی بڑھتی ہے کہ قبر میں بھی ساتھ جاتی ہے۔ محشر میں بھی ساتھ ہو گی اور پھر استقبال کو بھی آئے گی۔ مگر وہ خدا تعالیٰ پر یقین کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ بہت انسان بدظنی کر کے اپنے آپ کو ہلاک کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ پاک ہے انسان کو اس نے اعلیٰ درجہ کی مخلوق پیدا کیا ہے۔ حقیر سے حقیر چیز کی اتنی ربوبیت ہے تو انسان کی کیوں نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور دوسرے بھائیوں کو توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھیں اور اس دنیا سے اصل جنت کو حاصل کریں۔

(از خطبہ ۱۲۔ مئی ۱۹۱۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- جولائی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی اور سینٹ نے جماعتی وفاداری بدلنے کے رجحان کو روکنے کے لئے فلور کراسنگ کے خلاف آئین میں 14 ویں ترمیم کے بل کی منظوری دے دی ہے صدر مملکت کی طرف سے بل پر جلد ہی دستخط متوقع ہیں۔ قومی اسمبلی میں بل کی حمایت میں 181 ووٹ آئے۔ مخالفت میں کوئی ووٹ نہیں ڈالا گیا۔ اور اسی طرح آئین میں آرٹیکل 63۔ اے کا اضافہ کیا گیا۔ اپوزیشن نے بل میں تین ترامیم پیش کیں جو منظور کرلی گئیں۔ جمیعت علمائے اسلام کے مولانا محمد خان شیروانی اس بل کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے اسمبلی سے واک آؤٹ کر گئے۔ اس بل کے مطابق کسی پارٹی کے انتخابی نشان پر الیکشن لڑنے والے رکن کی طرف سے پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی پر متعلقہ جماعت کی کمیٹی معاملے کا جائزہ لے گی۔ پھر ریفرنس چیئرمین سینٹ یا سپیکر کو بھیجا جاسکے گا۔ یہ ریفرنس 24 گھنٹے کے اندر اندر چیف الیکشن کمشنر کو بھجوایا جائے گا۔ جو متعلقہ رکن کو نااہل قرار دے کر ضمنی الیکشن کے شیڈول کا اعلان کریں گے۔ اس قسم کی نااہلی کا معاملہ کسی عدالت کے دائرہ اختیار میں نہیں آسکے گا۔

○ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت لوگوں کو انصاف نہیں مل رہا۔ انہوں نے کہا کہ ہم عدالتوں کے اختیارات واپس نہیں لینا چاہتے لیکن مظلوموں کو فوری انصاف دینے کے لئے ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجرم کو 30 دن میں سزا ملنی چاہئے اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اگر ہمیں آئینی ترمیم بھی کرنا پڑی تو ضرور کریں گے۔ صدیوں سے رائج نظام کو اب ٹھیک کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اس نظام میں مجرموں کی پشت پناہی کی جاتی ہے جس کے مداوا کے لئے ہمیں شارٹ ٹرم اقدامات کرنے ہوں گے مظلوم کو انصاف مہیا کرنے کا عمل لمبا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے بتایا کہ آئینی اصلاحات کے لئے کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور اس سلسلے میں حزب اختلاف کا بھی تعاون حاصل کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پولیس کا نظام بھی قابل تعریف نہیں اس کی اصلاح بھی ضروری ہے۔ فرقہ واریت اور دہشت گردی کو ختم کرنے کے لئے انہوں نے آہنی ہاتھ سے ختم کرنے کا عندیہ دیا۔ یہ سب باتیں انہوں نے قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہیں۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جمہوریت ناکام ہوئی تو ملاؤں کا یا کوئی اور انقلاب آجائے گا۔ ٹوٹی پھوٹی جمہوریت سب چیزوں سے بہتر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ غلط بات ہے کہ میں سندھ کارڈ استعمال کر رہی ہوں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ میرے خلاف پنجاب کارڈ استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہم نئے الیکشن کا مطالبہ نہیں کر رہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی اقتصادی بقا پر اتفاق ہو جائے تو پھر سیاسی جماعتوں اور اداروں کی حکومت بن سکتی ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے سیاسی جماعتوں کے ساتھ رابطے ہو رہے ہیں۔ لیکن لائحہ عمل کا فیصلہ سینٹرل کمیٹی کرے گی۔ ویسے عوام کسی بھی قیمت پر آمریت قبول کرنے کو تیار نہیں ہو سکتے۔ اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے یہ بھی کہا کہ بحران موجود ہے اور بہت سنگین ہے اور اس کے متعلق کچھ نہ کچھ فوری طور پر کرنا پڑے گا۔ فلور کراسنگ بل کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فلور کراسنگ بل پارٹی کی ڈکٹیٹر شپ نہیں ہے۔ بے ضمیر ارکان کو اپنی سیٹ رکھنے کا کوئی حق نہیں۔

○ وفاقی حکومت نے فیڈرل شریعت کورٹ کے سود سے متعلق فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ کے شریعت اپلیٹ بنچ سے اپنی اپیل واپس لے لی ہے۔ اور شرعی عدالت سے استدعا کی ہے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے حکومت کی رہنمائی کرے۔ اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے عبوری احکامات جاری کئے جائیں۔ رہنما اصولوں کے تعین کے لئے عدالت عظمیٰ کا بڑا بنچ تشکیل دیا جائے۔ اور اسلامی معاشی نظام کے نفاذ کے لئے حکومت کو دو برس کی مدت فراہم کی جائے۔ انہوں نے بتایا کہ ادائیگی قرض کے سلسلے میں عالمی ذمہ داریاں پوری نہ کی گئیں تو ملک کو نادہندہ قرار دے دیا جائے گا۔

○ پاک فضائیہ کے سکواڈرن لیڈر قاسم بھٹی کو منشیات کی سمگلنگ کے الزام میں کورٹ مارشل نے عمر قید کی سزا اور دس لاکھ روپے جرمانہ اور ملازمت سے برطرفی کی سزا دی ہے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ وفاقی کابینہ میں توسیع اور ردوبدل اسی مہینے میں ضرور ہوگا۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی طلبی پر وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین اور پنجاب کے انسپکٹر جنرل پولیس چیف جسٹس کے چیمبر میں پیش ہو گئے۔ اور دونوں نے چیف جسٹس سپریم کورٹ کو پنجاب میں دہشت گردی کے محرکات پر بریف کیا۔

○ آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی (اے۔ پی۔ این۔ ایس) کے صدر اور روزنامہ نوائے وقت / دی "نیشن" کے چیف ایڈیٹر مجید نظامی نے کہا کہ پاکستان کا کوئی حکمران آزادی صحافت برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی پریس نے زبردست قربانیوں اور طویل جدوجہد سے آزادی حاصل کی ہے۔ ملتان میں صحافت کے بارے میں ورک شاپ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نواز شریف اور بے نظیر کے لئے دو ٹکے کا صحافی ہضم کرنا بھی بڑا مشکل ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ سب سے پہلے دولتانہ نے اشتہارات بند کئے۔ پھر ایوب خان نے این پی ٹی کی بنیاد رکھی۔ حمید نظامی، فخر ماتری اور میر خلیل الرحمان عارضہ قلب کا شکار ہوئے انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ اخبارات میں بھی "پیلا کیڑا" آگیا ہے لیکن خامیوں کے باوجود صحافت محب وطن ہے۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ پنجاب میں انسداد دہشت گردی کی مزید عدالتیں قائم کی جارہی ہیں۔ اور حکومت فرقہ واریت اور دہشت گردی پھیلانے والے عناصر کے ساتھ نبٹنے کے سلسلہ میں موثر اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ روزنامہ مشرق پشاور کے بیورو چیف ہمایوں فر کو آرمی ایکٹ کے تحت ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

○ خانیوال کے بھرے بازار میں شیعہ رہنما اور پیپلزپارٹی کے سابق صدر اور ایک دکاندار کو دو دہشت گردوں نے کلاشنکوف کا برسٹ مار کر ہلاک کر دیا۔ ملزمان فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔ علاقے میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا اور دکانیں بند ہو گئیں۔ متعدد رہنماؤں نے اس دہشت گردی کی مذمت کی ہے۔

○ "آپریشن ڈنائٹ جیکالز" کے نام سے مشہور ہونے والے مقدمات میں تمام ملزمان کو بری کر دیا گیا ہے۔ ان میں بریگیڈئر امتیاز اور میجر عامر زیادہ نمایاں تھے۔ ان کے خلاف بے نظیر حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کرنے کا الزام تھا۔

○ سرحد کے صوبائی دارالحکومت کے دیہی علاقوں اور خیبر ایجنسی میں ملیشیا اور پولیس کے ہزاروں جوانوں نے جرائم پیشہ عناصر کے خلاف آپریشن کلین اپ شروع کر دیا ہے۔ مجرموں کو پناہ دینے والے قبائلیوں کے گھر مسمار کر کے آگ لگا دی۔ اس آپریشن میں گیارہ اشتہاری گرفتار کئے گئے اور بے شمار اسلحہ اور مسروقہ گاڑیاں برآمد کرلی گئیں۔

○ چنیوٹ میں بھرے بازار سے ڈاکو صرافوں سے 5 لاکھ کے زیورات لوٹ کر فرار ہو گئے ہیں۔

ضروری اعلان

○ الفضل کے نمائندے برائے اشتہارات مکرم محمد مظفر احمد علوی صاحب فوری طور پر ربوہ واپس آکر دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔ ضروری تاکید ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

شربت صندل • شربت بادام • شربت انار
45/- 50/- 45/-
شربت بزوری بارد • شربت بنفشہ • شہد خالص
40/- 40/- 100/-
بادام روغن • کسٹر آئل • سچی بوٹی
100 گرام 40/- 100 گرام 15/- فی کلو 80/-
مربہ آملہ بنارسی • مربہ ہرڑ کابلی
60/- 60/-
مربہ سیب درجہ اول • مربہ گاجر • گلقند آفتابی
50/- 45/- فی کلو 35/-
عبدالحمید کشمیری
حمید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 30/-، 60 گرام 90/-، 100 گرام 150/- روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX· 534

ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
ہر قسم کی جرمن اور پاکستانی ادویات کی
تھوک و پرچون خریداری کا واحد مرکز
آرڈر کی تعمیل بذریعہ ڈاک بھی کی جاتی ہے
اوقات : 8½ تا 1 بجے، 5½ تا 8½ بجے رات
فرحت کلینک اینڈ سٹورز کا ذیلی ادارہ
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز
SALE AGENTS FOR
SOLACE HOMOEO MED CO.
راجیکی روڈ ربوہ